



Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Urdu Writing Skills

مکالمہ

for
SSC-I

Follow Our Socials



studybeesofficial



studybeesofficialpak



studybeesofficialpak

۱۔ دو دوستوں کے درمیان امتحان کی تیاری پر مکالمہ

(احمد اور بلال پارک میں ملتے ہیں اور امتحان کی تیاری پر گفتگو کرتے ہیں۔)

احمد : السلام علیکم، بلال! کیسے ہو؟

بلال : وعلیکم السلام، احمد! میں ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو؟

احمد : الحمد للہ! میں بھی ٹھیک ہوں۔ امتحان کی تیاری کیسے چل رہی ہے؟

بلال : یار، تیاری ٹھیک چل رہی ہے مگر کچھ موضوعات میں مشکل ہو رہی ہے۔ تمہاری تیاری کیسی ہے؟

احمد : میری تیاری بھی بس ٹھیک ہے۔ میں نے اکثر موضوعات مکمل کر لیے ہیں لیکن کچھ چیزیں ابھی باقی ہیں۔

بلال : تم کون سے موضوعات میں مشکل محسوس کر رہے ہو؟

احمد : مجھے ریاضی کے کچھ مسائل سمجھ میں نہیں آرہے ہیں۔ خاص طور پر الجبرا کے سوالات بہت مشکل لگ رہے ہیں۔

بلال : ہاں، الجبرا واقعی مشکل ہوتا ہے۔ میں نے اس کے لیے یوٹیوب پر کچھ ویڈیوز دیکھیں تھیں، وہ کافی مددگار ثابت ہوئیں۔

احمد : یہ تو اچھی بات ہے۔ کیا تم مجھے وہ ویڈیوز شیئر کر سکتے ہو؟

بلال : بالکل، میں تمہیں ابھی لنک بھیجتا ہوں۔ اس کے علاوہ، اگر تمہیں کسی خاص سوال میں مشکل ہو تو ہم مل کر بھی حل کر سکتے ہیں۔

احمد : شکریہ، یہ بہت مددگار ہوگا۔ تمہیں کون سے موضوعات میں مشکل پیش آرہی ہے؟

بلال : مجھے اردو کے مضامین لکھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ میں نہیں سمجھ پا رہا کہ کیسے اچھی طرح مضمون لکھوں۔

احمد : اردو کے مضامین میں، سب سے پہلے تو موضوع کو سمجھو اور پھر اس کے متعلق نکات بناؤ۔ ہر نکتہ کو تفصیل سے بیان کرو۔

بلال : ہاں، یہ تو میں نے سنا ہے۔ لیکن لکھنے کی مشق کم کی ہے اس لیے اعتماد نہیں ہے۔

احمد : کوئی بات نہیں، ہم روزانہ ایک مضمون لکھنے کی مشق کرتے ہیں۔ میں تمہارے مضامین دیکھ کر تمہیں مشورے دے دوں گا۔

بلال : یہ تو بہت اچھی تجویز ہے۔ ہم کل سے شروع کریں گے۔

احمد : ٹھیک ہے، کل اسکول کے بعد لاہری میں ملتے ہیں۔ وہاں سکون سے کام کر سکیں گے۔

بلال : بالکل! اور اگر تمہیں ریاضی میں کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو بتانا۔

احمد : ضرور، میں بتا دوں گا۔

(کچھ دیر خاموشی چھا جاتی ہے، دونوں دوست کتابوں کی طرف دیکھنے لگتے ہیں)

احمد : بلال، کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں کچھ بھی یاد نہیں رکھ پاتا۔ جیسے ہی کتاب بند کرتا ہوں، سب کچھ بھول جاتا ہوں۔

بلال : یہ بالکل عام سی بات ہے، احمد! اسی لیے تو ہم بار بار دہرائی کرتے ہیں۔ دہرائی سے یادداشت پختہ ہوتی ہے۔

احمد : ہاں، شاید تم ٹھیک کر رہے ہو۔ اور کیا تمہیں بھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے؟

بلال : بالکل! خاص طور پر جب میں زیادہ دباؤ میں ہوں۔ لیکن میں نے سیکھا ہے کہ خود کو آرام دینے سے اور وقفے لینے سے کافی فرق پڑتا ہے۔

احمد : صحیح کہا، میں بھی کبھی کبھی ضرورت سے زیادہ پریشان ہو جاتا ہوں۔ چلو، کل سے وقفے لے کر پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔

بلال : ہاں، یہ اچھا طریقہ ہے۔ اور ہم مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں، اس سے بھی دباؤ کم ہوتا ہے۔

احمد : بالکل، ہمیں ساتھ مل کر پڑھنا چاہیے۔ اور تمہارے مضامین کے لیے، تم اپنی لکھی ہوئی چیزیں مجھے دکھاؤ۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ کہاں بہتری کی گنجائش ہے۔

بلال : ٹھیک ہے، میں آج رات کو ایک مضمون لکھوں گا اور کل تمہیں دکھاؤں گا۔

احمد : بہت اچھا، میں بھی کل تک الجبرا کے کچھ سوالات حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

بلال : چلو، اب گھر چلتے ہیں۔ رات کا وقت ہو رہا ہے۔

احمد : ہاں، چلتے ہیں۔ اللہ حافظ!

بلال : اللہ حافظ!

(احمد اور بلال اٹھتے ہیں اور پارک سے نکلنے لگتے ہیں، راستے میں وہ مزید گفتگو کرتے ہیں)

۲۔ ماں اور بیٹی کے درمیان کھانے کے آداب پر مکالمہ

(ماں اور بیٹی کھانا کھا رہے ہیں لیکن بیٹی موبائل بھی استعمال کر رہی ہے۔)

- ماں : بیٹا! کھانا کیسا لگا؟
- بیٹی : (موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے) ہاں، امی ٹھیک ہے۔
- ماں : بیٹا، موبائل فون چھوڑو اور کھانے پر توجہ دو۔
- بیٹی : (جھنجھلا کر) امی، میں فون پر ایک ضروری میسج کر رہی ہوں۔ بعد میں بات کریں گے۔
- ماں : بیٹی، کھانے کے دوران فون استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ نہ صرف بد تمیزی ہے بلکہ آپ کی صحت کے لیے بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔
- بیٹی : (گہری سانس لے کر) ٹھیک ہے، امی۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ سب ہی تو ایسے کرتے ہیں۔
- ماں : بیٹا، فرق پڑتا ہے۔ کھانے کے آداب ہماری تہذیب کا حصہ ہیں۔ کھانا ایک اہم وقت ہے جہاں ہم خاندان کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔
- بیٹی : (قدرے بیزار سے) اچھا، تو پھر کیا کریں؟
- ماں : سب سے پہلے، کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھو۔ یہ اللہ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ہے۔
- بیٹی : (آہستہ سے) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
- ماں : بہت اچھا۔ اور یاد رکھو، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ضروری ہے۔
- بیٹی : امی، میں نے ہاتھ دھوئے ہیں۔ یہ سب پرانی باتیں ہیں۔
- ماں : نہیں بیٹا، یہ حفظانِ صحت کے اصول ہیں۔ جب ہم ہاتھ دھو کر کھاتے ہیں تو بہت سی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔
- بیٹی : (سوچتے ہوئے) شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، امی!
- ماں : اور جب کھانا کھا رہے ہو تو پلیٹ میں اتنا ہی لو جتنا کھا سکو۔ ضائع کرنا مناسب نہیں ہے۔
- بیٹی : (پلیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے) ہاں، امی۔ میں نے واقعی بہت زیادہ لے لیا تھا۔
- ماں : کوئی بات نہیں، نگلی بار خیال رکھنا۔ اور کھانا کھاتے وقت دوسروں سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیے۔
- بیٹی : لیکن امی، ہم سب دوستوں کے ساتھ ایسے ہی بات کرتے ہیں۔
- ماں : بیٹا، دوستوں کے ساتھ تو ٹھیک ہے لیکن کھانے کے دوران یہ آداب کا حصہ نہیں ہے۔ اس سے دوسرے لوگ پریشان ہو سکتے ہیں۔
- بیٹی : (سر ہلاتے ہوئے) ٹھیک ہے، امی۔ میں کوشش کروں گی۔
- ماں : اور جب کھانا ختم ہو جائے تو الحمد للہ کہنا چاہیے۔ یہ اللہ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ہے۔
- بیٹی : الحمد للہ!
- ماں : بہت خوب۔ اور اگر میز پر کوئی چیز دور ہو تو خود اٹھنے کی بجائے دوسروں سے مدد مانگنی چاہیے۔
- بیٹی : (مسکراتے ہوئے) جی، امی۔ میں نے اکثر خود ہی اٹھ کر لے آتی ہوں لیکن اب میں دوسروں سے مدد مانگوں گی۔
- ماں : اور بیٹا، کھانا کھاتے وقت چیخ یا کانٹے کو زور سے پلیٹ پر نہیں مارنا چاہیے۔ اس سے آواز ہوتی ہے اور یہ بد تمیزی کی علامت ہے۔
- بیٹی : جی، امی۔ میں اس کا خیال رکھوں گی۔
- (کچھ دیر خاموشی چھا جاتی ہے، دونوں دوست کتابوں کی طرف دیکھنے لگتے ہیں)
- بیٹی : امی، اگر ہم باہر کھانے جائیں تو وہاں کیا آداب ہوتے ہیں؟
- ماں : بہت اچھا سوال ہے، بیٹی۔ باہر کھانے جاتے وقت بھی وہی آداب ہیں جیسے گھر میں ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں کچھ اضافی باتوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ مثلاً، جب ویٹر کھانا لائے تو اسے شکریہ کہنا چاہیے۔
- بیٹی : جی اور کیا؟
- ماں : جب تک سب کو کھانا نہ مل جائے، کھانا شروع نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر کوئی بڑی ڈش ہو تو دوسروں کو پیش کرنی چاہیے۔
- بیٹی : یہ تو میں نے اکثر دیکھا ہے، امی۔ اور اگر ہمیں کوئی چیز پسند نہ آئے تو کیا کریں؟

جی امی، میں سمجھ گئی۔
 اور پٹا، باہر کھانے کے دوران بھی اپنے ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ ہمیشہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانا چاہیے۔
 جی امی، میں نے یہ سب یاد کر لیا ہے۔
 بہت اچھا پٹا، مجھے تم پر فخر ہے کہ تم نے کھانے پینے کے آداب کو اتنی اہمیت دی۔
 شکر یہ امی، آپ ہی نے تو مجھے یہ سب سکھایا ہے۔
 اللہ تمہیں کامیاب کرے، بیٹی۔ آداب کا خیال رکھنے سے نہ صرف ہماری شخصیت بہتر ہوتی ہے بلکہ دوسروں کے دل میں بھی ہماری عزت بڑھتی ہے۔
 بالکل صحیح کہا، امی۔ میں ہمیشہ ان آداب کا خیال رکھوں گی۔
 بہت خوب، پٹا۔ اب کھانا ختم کر لو اور پھر ہم مل کر دسترخوان سمیٹیں گے۔
 جی امی، بالکل!

۳۔ کلاس روم میں استاد اور دو شاگردوں کے درمیان متوازن غذا پر گفتگو

(کلاس روم کا ماحول ہے جہاں استاد اور شاگرد متوازن غذا کے موضوع پر بات کر رہے ہیں۔)
 السلام علیکم، بچو! آج ہم متوازن غذا کے بارے میں بات کریں گے۔ کیا آپ میں سے کوئی جانتا ہے کہ متوازن غذا کیا ہوتی ہے؟
 وعلیکم السلام، سر! متوازن غذا وہ ہوتی ہے جس میں تمام ضروری غذائی اجزاء شامل ہوں، جیسے پروٹین، وٹامن، کاربوہائیڈریٹس اور چکنائی۔
 بالکل صحیح، علی! متوازن غذا وہ ہے جس میں تمام غذائی اجزاء مناسب مقدار میں موجود ہوں تاکہ ہمارا جسم صحت مندرہ سکے۔
 سر، متوازن غذا کیوں ضروری ہے؟
 احمد، یہ بہت اچھا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی فرمایا ہے:
 ”اور کھاؤ اور پو اور حد سے نہ گزرو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ (سورۃ الاعراف: 31)۔
 اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہر چیز مناسب مقدار میں کھانی چاہیے۔
 سر، کیا آپ کچھ اور مثالیں دے سکتے ہیں؟
 جی بالکل، حدیث میں بھی آیا ہے:
 ”بہترین غذا وہ ہے جو تمہارے جسم کو طاقت دے اور تمہیں اللہ کی عبادت میں مدد دے۔“
 اس سے ہمیں یہ سمجھ آتا ہے کہ صحیح غذا ہمارے دین اور دنیا دونوں میں مددگار ہے۔
 سر، کیا ہمیں روزانہ متوازن غذا لینا چاہیے؟
 ہاں، احمد! روزانہ متوازن غذا لینے سے ہم بیماریوں سے بچ سکتے ہیں اور ہماری توانائی برقرار رہتی ہے۔ ایک ضرب الشل ہے:
 ”صحت ہزار نعمت ہے۔“

اس لیے اپنی صحت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔
 سر، مجھے بتائیں کہ متوازن غذا میں کون سی چیزیں شامل ہونی چاہئیں؟
 علی، متوازن غذا میں سبزیاں، پھل، گوشت، دالیں، دودھ اور اس کی مصنوعات اور اناج شامل ہونے چاہئیں۔ یہ سب چیزیں ہمارے جسم کو مختلف ضروری اجزاء فراہم کرتی ہیں۔
 سر اور کیا ہمیں زیادہ پانی بھی پینا چاہیے؟
 بالکل، احمد! پانی بھی ہماری غذا کا اہم حصہ ہے۔ ہمیں روزانہ کم از کم آٹھ گلاس پانی پینا چاہیے تاکہ ہمارا جسم ہائیڈریٹ رہے۔
 سر، کیا متوازن غذا کے ساتھ ورزش بھی ضروری ہے؟
 جی ہاں! حدیث میں ہے: ”طاقت در مومن، کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کے حبیب سے زیادہ محبوب ہے۔“ اس لیے غذا کے ساتھ ورزش بھی ضروری ہے تاکہ ہم جسمانی طور پر مضبوط رہ سکیں۔

- احمد : سر، کیا جنک فوڈ بھی کھا سکتے ہیں؟
- استاد : احمد، جنک فوڈ کبھی کبھار کھانا ٹھیک ہے لیکن اسے عادت نہیں بنانا چاہیے۔ اس میں غذائیت کم اور چکنائی اور شوگر زیادہ ہوتی ہے جو صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔
- علی : سر، کیا آپ ہمیں کچھ صحت مند ناشتے کی مثالیں دے سکتے ہیں؟
- استاد : بالکل، علی! پھل، دہی، انڈے، دلیہ اور نمک صحت مند ناشتے کی مثالیں ہیں۔ یہ غذائیں ہمیں دن بھر توانائی فراہم کرتی ہیں۔
- احمد : سر، کیا کھانے کے بعد فوراً لیٹ جانا ٹھیک ہے؟
- استاد : نہیں، احمد۔ کھانے کے بعد فوراً لیٹ جانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے ہاضمے میں مشکلات ہو سکتی ہیں۔ بہتر ہے کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر چہل قدمی کریں۔
- علی : سر، کیا چکنائی اور مٹھاس کا استعمال بالکل بند کر دینا چاہیے؟
- استاد : نہیں، علی! چکنائی اور مٹھاس کا مناسب استعمال ضروری ہے لیکن زیادہ مقدار میں یہ نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ ہمیں توازن برقرار رکھنا چاہیے۔
- احمد : سر، کیا سب کو متوازن غذا کی ضرورت ہے، یا یہ صرف بچوں اور بڑوں کے لیے ہے؟
- استاد : احمد، متوازن غذا سب کے لیے ضروری ہے، چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے، بوڑھے ہوں یا جوان۔ یہ ہر عمر کے لوگوں کی صحت کے لیے اہم ہے۔
- علی : سر، آپ کا بہت شکریہ! ہمیں آج بہت سی نئی باتیں سیکھنے کو ملیں۔
- استاد : خوشی کی بات ہے کہ آپ نے سیکھا۔ اللہ آپ دونوں کو کامیاب کرے۔ یاد رکھیں، صحت مند غذا اور ورزش آپ کی کامیابی کی کلید ہیں۔
- احمد : شکریہ، سر! ہم آپ کے مشوروں پر عمل کریں گے۔
- استاد : بہت خوب، اب آپ دونوں اپنی کامیابیوں میں متوازن غذا کی اہمیت پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔

۴۔ ایک کسان کا صنعت کار سے مکالمہ

(ایک صنعتی ایکسپو میں کسان اور صنعت کار کی ملاقات ہوتی ہے)

- کسان : السلام علیکم، جناب! آپ کیسے ہیں؟
- صنعت کار : وعلیکم السلام! میں بالکل ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟ آپ یہاں کیسے آئے؟
- کسان : الحمد للہ! میں بھی ٹھیک ہوں۔ مجھے کچھ جدید زرعی مشینری دیکھنے اور نئی ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا شوق ہے۔ آپ اپنی صنعت کے بارے میں کچھ بتائیں۔
- صنعت کار : یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ میں ایک ٹیکسٹائل مل چلاتا ہوں۔ ہم کپڑے بناتے ہیں اور مختلف ممالک میں برآمد کرتے ہیں۔ آپ کا کیا حال ہے؟ فصلیں کیسی چل رہی ہیں؟
- کسان : الحمد للہ! فصلیں ٹھیک چل رہی ہیں۔ لیکن بارشوں کی کمی کی وجہ سے پانی کی کمی کا سامنا ہے۔
- صنعت کار : جی، یہ مسئلہ تو ہر جگہ ہے۔ پانی کی کمی سے ہم بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ آپ نے پانی کے بچاؤ کے لیے کچھ خاص اقدامات کیے ہیں؟
- کسان : جی ہاں، ہم نے قطرہ قطرہ آب پاشی کا نظام نصب کیا ہے اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے پانی کی بچت ہو رہی ہے اور فصلیں بھی بہتر ہو رہی ہیں۔
- صنعت کار : یہ تو بہت عمدہ اقدام ہے۔ ہمیں بھی اپنی صنعت میں پانی کی بچت کے لیے ایسی ٹیکنیکوں کو اپنانا چاہیے۔ ہم نے بھی ری سائیکلنگ کے طریقے لہانے شروع کیے ہیں تاکہ پانی کی کمی سے نمٹا جاسکے۔
- کسان : بہت اچھی بات ہے۔ اس کے علاوہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی صنعت میں بہت ساری جدید مشینری استعمال ہو رہی ہے۔ کیا یہ مشینری ہماری زرعی پیداوار میں بھی مددگار ہو سکتی ہے؟
- صنعت کار : جی ہاں، بہت سی مشینیں زرعی پیداوار میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً، پانی کی بچت اور مٹی کی بہتر نگہداشت کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- کسان : آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ میں نے کچھ مشینیں یہاں دیکھی ہیں جو کھیتوں میں کام کرنے کے لیے بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

منفعت کار : بالکل! آج کل ٹیکنالوجی نے ہر شعبے کو بہتر بنایا ہے۔ ہمیں اپنے طریقہ کار کو بھی جدید بنانے کی ضرورت ہے تاکہ کم وقت میں زیادہ پیداوار حاصل ہو سکے۔
کسان : جی، یہی بات ہے۔ ہمیں بھی نئی ٹیکنالوجی کے استعمال سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کی صنعت میں ماحول دوست طریقوں پر زور دیا جا رہا ہے۔

منفعت کار : جی ہاں! ہم ان چیزوں پر خاص توجہ دے رہے ہیں۔ ہم نے اپنی پیداوار میں ماحول دوست طریقے اپنانا شروع کر دیے ہیں اور وسائل کا بہترین استعمال کر رہے ہیں۔

کسان : یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ اگر ہم سب مل کر ماحول کی حفاظت کریں تو مستقبل کی نسلوں کے لیے بہتر زمین چھوڑ سکتے ہیں۔
منفعت کار : بالکل، یہی سوچ ہمیں آگے لے جاسکتی ہے۔ ہمیں اپنے وسائل کا دانش مندانہ استعمال کرنا ہو گا اور مل جل کر کام کرنا ہو گا۔
کسان : بھائی صاحب! آپ کی صنعت میں شمسی توانائی کے استعمال کے بارے میں بھی کچھ سن رہا تھا۔ کیا آپ نے اس پر کچھ خاص اقدامات کیے ہیں؟
منفعت کار : جی ہاں، ہم نے شمسی توانائی کا استعمال شروع کیا ہے۔ اس سے نہ صرف بجلی کی بچت ہوتی ہے بلکہ ماحول دوست بھی ہے۔
کسان : یہ تو بہت عمدہ قدم ہے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ کھیتوں میں شمسی توانائی کے پمپ لگاؤں تاکہ پانی کے مسئلے کو حل کیا جاسکے۔
منفعت کار : یہ تو بہت ہی اچھا خیال ہے۔ اس سے نہ صرف پانی کی فراہمی بہتر ہوگی بلکہ بجلی کے خرچ میں بھی کمی آئے گی۔
کسان : بالکل! اور اس سے ہماری پیداوار بھی بڑھ سکتی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کی صنعت میں کاربن فٹ پرنٹ کم کرنے کے بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں؟
منفعت کار : جی ہاں، ہم نے اپنے فیکٹری میں استعداد کو بڑھانے کے لیے جدید مشینیں نصب کی ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ کم سے کم کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج ہو۔

کسان : یہ تو بہت قابل تعریف اقدام ہے۔ ہمیں بھی اپنے کھیتوں میں یہ سوچ اپنانا چاہیے کہ کس طرح ہم ماحول کو کم نقصان پہنچا سکیں۔
منفعت کار : بالکل، اگر ہم سب مل کر کام کریں اور جدید ٹیکنالوجی کا صحیح استعمال کریں تو ہمیں بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔
کسان : جی اور ساتھ ہی حکومت کی طرف سے بھی کچھ امداد اور رہنمائی ہونی چاہیے تاکہ ہم یہ اقدامات کر سکیں۔
منفعت کار : ہاں، حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ زرعی اور صنعتی دونوں شعبوں کی مدد کرے تاکہ ہم مل جل کر ملک کی ترقی میں حصہ ڈال سکیں۔
کسان : بالکل صحیح کہا آپ نے۔ ان شاء اللہ، ہماری مشترکہ کوششیں کامیاب ہوں گی اور ہم سب مل کر ایک بہتر مستقبل کی طرف بڑھیں گے۔
منفعت کار : ان شاء اللہ۔ آپ کا بہت شکریہ، بھائی صاحب! آپ کی باتوں سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔
کسان : شکریہ آپ کا بھی، اللہ حافظ!
منفعت کار : اللہ حافظ!

۵۔ کالج کے پرنسپل اور باپ کے درمیان مکالمہ

(ایک بچے کا باپ پرنسپل آفس میں داخل ہوتا ہے اور پرنسپل سے مکالمہ کرتا ہے۔)

باپ : السلام علیکم، پرنسپل صاحب!
پرنسپل : دو علیکم السلام! جی فرمائیں، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟
باپ : پرنسپل صاحب، میں اپنے بیٹے احمد کے داخلے کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں۔
پرنسپل : جی، آپ کے بیٹے کا نام احمد ہے اور اس کے نمبر کتنے ہیں؟
باپ : احمد کے نمبر ۶۵ فیصد ہیں۔
پرنسپل : ۶۵ فیصد؟ ہمارے کالج میں زیادہ تر شعبوں کے لیے کم از کم 70 فیصد نمبر درکار ہیں۔ آپ کس شعبے میں داخلہ لینا چاہتے ہیں؟
باپ : پرنسپل صاحب، ہم آئی سی ایس میں داخلہ چاہتے ہیں۔ احمد کو کمپیوٹر سائنس میں بہت دلچسپی ہے۔
پرنسپل : آئی سی ایس میں داخلہ کے لیے ہمارے پاس سخت معیار ہیں۔ کمپیوٹر سائنس کی کلاسز میں نمبر کم ہونے کی وجہ سے احمد کے لیے مشکل ہو سکتی ہے۔
باپ : جی، میں سمجھتا ہوں، لیکن دراصل احمد پچھلے سال کچھ ذاتی مسائل کی وجہ سے پوری طرح سے تیاری نہیں کر پایا تھا۔ اب وہ پوری طرح سے محنت کرنے کے لیے تیار ہے۔

پر نیل : ہم دیگر شعبوں میں داخلہ دے سکتے ہیں جہاں نمبر کی شرط کم ہے، جیسے آرٹس یا کامرس۔ کیا آپ نے ان شعبوں پر غور کیا ہے؟

باب : احمد کی دلچسپی کمپیوٹر سائنس ہی میں ہے۔ وہ آئی سی ایس میں ہی داخلہ لینا چاہتا ہے اور وہ یقیناً محنت کرے گا۔

پر نیل : مجھے آپ کی بات سمجھ آتی ہے، لیکن ہمارے پاس ایک معیار ہے جسے پورا کرنا ضروری ہے۔ آئی سی ایس کے لیے کافی مقابلہ ہوتا ہے۔

باب : پر نیل صاحب! احمد ہمیشہ ایک محنتی طالب علم رہا ہے۔ اس کے بچپن سے ہی اس کی تعریف کرتے رہے ہیں۔

پر نیل : ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ وہ باقی طلبہ کے ساتھ کیسے مقابلہ کر سکتا ہے۔ کیا آپ کے پاس کوئی اضافی ثبوت ہیں کہ احمد بہتر کر سکتا ہے؟

باب : جی، یہ اس کے کچھ سرٹیفکیٹ ہیں جن میں اس نے کمپیوٹر سائنس کی مختلف ورکشاپس میں شرکت کی ہے۔ یہ اس کی محنت اور دلچسپی کا ثبوت ہیں۔

پر نیل : (دستاویزات دیکھتے ہوئے) یہ تو واقعی قابل تعریف کام ہے۔

باب : پر نیل صاحب، احمد نے کئی مواقع پر کمپیوٹر پروگرامنگ مقابلوں میں حصہ لیا ہے اور اس میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔

پر نیل : یہ سن کر خوشی ہوئی۔ لیکن آئی سی ایس میں داخلہ کے لیے ہمارا معیار بہت سخت ہے کیوں کہ ہمارے پاس محدود نشستیں ہیں۔

باب : کیا آپ کچھ رعایت دے سکتے ہیں؟ احمد کی دلچسپی اور محنت کو مد نظر رکھتے ہوئے؟

پر نیل : ٹھیک ہے، ہم ایک موقع دے سکتے ہیں۔ لیکن اسے اپنی محنت سے ثابت کرنا ہو گا کہ وہ واقعی یہاں پڑھنے کے قابل ہے۔

باب : بالکل، پر نیل صاحب! میں اور احمد دونوں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی پوری کوشش کریں گے۔

پر نیل : ٹھیک ہے، ہم احمد کو مشروط داخلہ دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر وہ پہلے سمسٹر میں اچھے نمبر نہیں لاتا تو ہم اس کا داخلہ منسوخ کر دیں گے۔

باب : یہ بالکل مناسب ہے۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں جناب!

پر نیل : احمد کو یہ بات سمجھادیں کہ اسے اپنی پوری محنت کرنی ہوگی۔

باب : جی، میں اسے پوری طرح سمجھا دوں گا۔ وہ بہت سنجیدہ ہے اور محنت سے نہیں گھبراتا۔

پر نیل : ٹھیک ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ احمد اپنے والد کی توقعات پر پورا اترے گا اور ہمارے کالج کا نام روشن کرے گا۔

باب : ان شاء اللہ، وہ ضرور کرے گا۔ آپ کا بہت شکریہ!

پر نیل : آپ کا بھی شکریہ۔ اللہ حافظ!

باب : اللہ حافظ!

۶۔ الیکشن امیدوار اور ووٹر کے درمیان مکالمہ

(دو نریاں اپنے گھر میں موجود ہیں، اسی دوران الیکشن امیدوار حسان دروازے پر دستک دیتا ہے۔)

حسان : (مسکراتے ہوئے) السلام علیکم!

یاسر : (دروازہ کھولتے ہوئے) وعلیکم السلام! جی فرمائیے؟

حسان : میں حسان ہوں، آپ کے علاقے سے الیکشن میں کھڑا ہوں۔ کچھ وقت مل سکتا ہے؟ آپ سے آپ کی ضروریات اور مسائل پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

یاسر : جی، ضرور! آئیے۔ بیٹھے۔ (حسان کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے) تو آپ ہمارے علاقے کے مسائل کے بارے میں جاننے آئے ہیں؟

حسان : جی ہاں، بالکل! میں چاہتا ہوں کہ آپ جیسے ہاشعور ووٹرز سے مل کر ان کے مسائل سنوں اور ان کے حل کے لیے کام کروں۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ ہمارے علاقے میں سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

یاسر : ہمارے علاقے میں سب سے بڑا مسئلہ تو پانی کی فراہمی کا ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے ہم پانی کی قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ سرکاری ٹنکوں میں پانی نہیں آتا اور ہمیں مہنگے دواں پر ٹینکر خریدنے پڑتے ہیں۔

حسان : (سر ہلاتے ہوئے) جی، پانی کا مسئلہ واقعی بہت سنگین ہے۔ ہم نے اپنے منشور میں پانی کی فراہمی کو اولین ترجیح دی ہے۔ اگر میں منتخب ہوا تو اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کی کوشش کروں گا۔

یاسر : یہ تو اچھی بات ہے۔ لیکن پچھلے امیدوار بھی یہی وعدے کر کے چلے گئے تھے۔ اس بار کیسے یقین کریں کہ آپ اپنے وعدے پورے کریں گے؟

حان : (دیانت داری سے) میں آپ کی تشویش کو سمجھتا ہوں، یاسر صاحب! میں نے اپنے منشور میں جو بھی وعدے کیے ہیں، ان کو پورا کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی کی ہے۔ میں نے علاقے کے ماہرین کے ساتھ مل کر ایک جامع پلان تیار کیا ہے، جس میں نہ صرف پانی کی فراہمی بلکہ سڑکوں کی تعمیر، تعلیم اور صحت کے مسائل کا حل بھی شامل ہے۔

یاسر : سڑکوں کی حالت بھی بہت خراب ہے۔ ہارٹوں میں کچھ بھر جاتا ہے اور گاڑی چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیا آپ کے منصوبے میں اس کا بھی حل ہے؟
حان : جی ہاں! ہم نے سڑکوں کی مرمت اور نئے راستے بنانے کے لیے بھی بجٹ مختص کیا ہے۔ اس کے علاوہ، ہم نے یہ بھی پلان کیا ہے کہ علاقے میں جدید ڈرنیج سسٹم لگایا جائے تاکہ بارش کے پانی کی نکاسی بہتر ہو سکے۔

یاسر : تعلیم کے بارے میں آپ کا کیا منصوبہ ہے؟ یہاں کے سرکاری اسکولوں کی حالت بہت خراب ہے، نہ اساتذہ موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی سہولیات۔
حان : تعلیم پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ ہم نے اپنے منشور میں سرکاری اسکولوں کی بہتری اور نئے اسکولوں کی تعمیر کے وعدے کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم اساتذہ کی تربیت اور ان کی تعداد بڑھانے کے لیے بھی اقدامات کریں گے۔

یاسر : صحت کے مسائل بھی بہت ہیں۔ یہاں کوئی اچھا ہسپتال نہیں ہے۔ لوگوں کو علاج کے لیے دوسرے علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔
حان : صحت کے مسائل بھی ہمارے منشور کا حصہ ہیں۔ ہم علاقے میں ایک جدید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں ہر قسم کی طبی سہولیات دستیاب ہوں گی۔ اس کے علاوہ، ہم موبائل کلینکس کا بھی آغاز کریں گے تاکہ دیہاتوں اور دور دراز علاقوں میں بھی علاج معالجہ ممکن ہو سکے۔
یاسر : یہ سب سن کر تو اچھا لگتا ہے، مگر عملی طور پر کیسے کریں گے؟

حان : (پر اعتماد انداز میں) ہم نے ہر کام کے لیے ایک مقررہ وقت اور طریقہ کار وضع کیا ہے۔ عوام کی شمولیت سے ہم ہر منصوبے کی نگرانی کریں گے تاکہ شفافیت اور جواب دہی کو یقینی بنایا جاسکے۔

یاسر : (مسکراتے ہوئے) اگر آپ واقعی اپنے وعدے پورے کریں تو ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔

حان : آپ کے تعاون اور دعاؤں کی ضرورت ہے، یاسر صاحب۔ آپ جیسے لوگوں کی حمایت سے ہی ہم تبدیلی لاسکتے ہیں۔

یاسر : ٹھیک ہے، حسان صاحب۔ آپ کی باتیں سن کر امید بندھتی ہے۔ آپ کو میری اور میرے خاندان کی حمایت حاصل ہے۔

حان : بہت شکریہ، یاسر صاحب! آپ کے اعتماد اور حمایت کے لیے شکر گزار ہوں۔ ان شاء اللہ ہم مل کر اپنے علاقے کو بہتر بنائیں گے۔

یاسر : ان شاء اللہ! اللہ آپ کو کامیاب کرے۔

حان : آمین! بہت شکریہ، اللہ حافظ!

یاسر : اللہ حافظ!

(حسان گھر سے باہر نکلتے ہیں اور یاسر مسکراتے ہوئے ان کو الوداع کہتے ہیں۔)

۷۔ دو سہیلیوں کے درمیان کمپیوٹر، انٹرنیٹ کے مثبت اور منفی استعمال پر مکالمہ

(سارہ، مریم کے گھر آتی ہے اور ان دونوں کے درمیان کمپیوٹر، انٹرنیٹ کے مثبت اور منفی استعمال پر گفتگو ہوتی ہے۔)

سارہ : السلام علیکم مریم! کیسی ہو؟ آج کل کیا کر رہی ہو؟

مریم : وعلیکم السلام سارہ! میں ٹھیک ہوں۔ بس یونیورسٹی کے بعد کچھ آن لائن کورسز کر رہی ہوں اور تھوڑی تحقیق بھی کر رہی ہوں۔ تم سناؤ، کیا مصروفیات ہیں؟

سارہ : میں بھی ٹھیک ہوں۔ میں نے بھی آن لائن کورسز شروع کیے ہیں اور کچھ وقت سوشل میڈیا پر بھی گزارتی ہوں۔ آج کل کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال کافی بڑھ گیا ہے، ہے نا؟

مریم : بالکل، انٹرنیٹ نے ہماری زندگیوں کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ تمہیں کیا لگتا ہے، کمپیوٹر اور

انٹرنیٹ کے استعمال کے کیا مثبت اور منفی پہلو ہیں؟

سارہ : میں سمجھتی ہوں کہ انٹرنیٹ کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ مثلاً، ہمیں معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ کسی بھی موضوع پر تحقیق کرنی ہو یا کوئی

نئی چیز سیکھنی ہو، انٹرنیٹ بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مریم : بالکل صحیح کہا تم نے۔ میں بھی اپنی تحقیق کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتی ہوں۔ آن لائن کورسز اور ویب سائنس کی بدولت ہم گھر بیٹھے بہت کچھ سیکھ

سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، آن لائن کلاسز نے تعلیم کو بھی بہت آسان بنا دیا ہے۔

سارہ : ہاں اور اس کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعے ہم دنیا بھر کے لوگوں سے جڑ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر دوستوں اور خاندان والوں کے ساتھ رابطہ رکھنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ ہم اپنی باتیں، خیالات اور تجربات شیئر کر سکتے ہیں۔

مریم : یہ سب ٹھیک ہے، لیکن ہمیں انٹرنیٹ کے منفی پہلوؤں پر بھی غور کرنا چاہیے۔ جیسے کہ سوشل میڈیا پر زیادہ وقت گزارنے سے ہماری پڑھائی اور دیگر اہم کام متاثر ہو سکتے ہیں۔ کچھ لوگ اس پر اتنا وقت صرف کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی کے حقیقی لمحوں سے دور ہو جاتے ہیں۔

سارہ : بالکل، یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے لوگ اپنے دوستوں اور خاندان کے ساتھ کم وقت گزارتے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں اور افواہیں بھی بہت پھیلتی ہیں جو کہ بہت نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔

مریم : ہاں اور انٹرنیٹ پر بہت زیادہ وقت گزارنے سے ہماری جسمانی صحت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ آنکھوں کی تکلیف، نیند کی کمی اور جسمانی سرگرمیوں کی کمی جیسے مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

سارہ : صحیح کہا۔ ایک اور مسئلہ جو میں نے نوٹ کیا ہے وہ ہے سائبر بلیگ اور آن لائن ہراسمنٹ۔ بہت سے لوگ انٹرنیٹ پر دوسروں کو تنگ کرتے ہیں، جو کہ بہت خطرناک ہو سکتا ہے، خاص طور پر نوجوانوں کے لیے۔

مریم : یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ہمیں انٹرنیٹ کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی معلومات کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ انٹرنیٹ پر ہر چیز پر یقین نہیں کرنا چاہیے اور معلومات کو تصدیق کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

سارہ : بالکل، اور ہمیں بچوں کو بھی انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں سکھانا چاہیے تاکہ وہ ان خطرات سے بچ سکیں۔ کیا تم نے کبھی بچوں کو انٹرنیٹ کے بارے میں سکھانے کی کوشش کی ہے؟

مریم : ہاں، میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو انٹرنیٹ کے محفوظ استعمال کے بارے میں بتایا ہے۔ میں نے اسے سمجھایا کہ وہ اجنبی لوگوں سے بات نہ کرے اور اپنی ذاتی معلومات کسی کے ساتھ شیئر نہ کرے۔ اس کے علاوہ، میں نے اسے بتایا کہ انٹرنیٹ پر وقت کا ضیاع نہ کرے اور اپنے پڑھائی پر توجہ دے۔

سارہ : یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں بھی اپنے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کو انٹرنیٹ کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی اسے صحیح طریقے سے استعمال کر سکیں۔

مریم : بالکل! ہمیں انٹرنیٹ کو ایک مثبت اور تعمیری ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔ اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں، بس ہمیں اسے اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

سارہ : ہاں، یہی صحیح طریقہ ہے۔ ہمیں اپنے وقت کو منظم کرنا چاہیے تاکہ ہم انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کر سکیں اور اس کے نقصانات سے بچ سکیں۔

مریم : بالکل، سارہ! ہمیں اپنے مقاصد پر توجہ دینی چاہیے اور انٹرنیٹ کو ایک مددگار ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا چاہیے، نہ کہ وقت ضائع کرنے کے لیے۔

سارہ : صحیح کہا، مریم۔ چلو، اب ہم اپنے آن لائن کورسز کی طرف واپس چلتے ہیں اور کچھ نیا سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مریم : ضرور، سارہ! ہم دونوں مل کر انٹرنیٹ کے مثبت استعمال سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔